سوال

(74) ولی کی مرضی سے نکاح کرانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید اور بکر حقیقی بھائی ہیں۔ زید کے چارلڑکے اور بکر کی دولڑکیاں ہیں۔ زیداپنے بھائی بکر کو کہتا ہے کہ دونوں کانکاح میرے لڑکوں سے کردو۔ بکر ایک لڑکی کانکاح کردیتا ہے۔ دوسرے لڑکی کانکاح اپنی عورت کے بھتیجے سے کرتا ہے۔ کیا قرآن شریف وحدیث نبوی اس کو اجازت دیتی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے لڑکے کو محروم تقسیم اولاد کرکے عورت کے بھتیجے کو تقسیم اولاد کرے۔ ان دونوں میں سے زیادہ حقدار کون ہے؟ زید اور بکر اوران کی اولاد ہم عقائد ہم عمر، حیثیت مال برابر اوراعتقاد صحیح سلامت اور صحت جسمانی اچھی رکھتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ولایت نکاح کی بناء شفقت ورافت پر ہے ولی کو حکم ہے کہ اپنے ذاتی فائدہ اور غرض ونفع سے بے پروا ہوکر اپنی مولیہ کے لئے نیک صالح پابند شرع غیر بتدع شوہر تلاش کرے اورایسے صحیح العقیدہ مسلمان سے بیاہے جواحکام اسلام کا پابند ہواورجہاں اس کی مولیہ کی زندگی اچھی طرح گذرنے اور بسر ہونے کا ظن غالب ہو۔ شوہر تلاش کرنے میں دولت وثروت برابری اور قومیت حسب دنیاوی جاہ وعزت صنعت حرفت کے پیچھے نہ پڑے۔

اسلام نے نکاح کے معاملہ میں ذات پات برادری پشہ اوردولت کا لحاظ رکھنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ یہ سب چیزیں مسلمانوں میں ہندوؤں سے آگئی ہیں ان مکروہ اورخلاف عقل ونقل امورکی وجہ سے مسلمان اوراسلام دونوں بدنام ہورہے ہیں اوراسلام کی ترقی میں رخنہ پیدا ہوگیا ہے پس تمام سمجھدار مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان بیہودہ رسموں کے مٹانے کی کوشش کریں۔

نکاح کا کے معاملہ میں کسی ولی پرکسی قرابت دار کا شرعاً کوئی ایسا استحقاق نہیں ہے کہ اس کورشتہ دینے میں ترجیح دے اورمقدم رکھے بلکہ ولی کواختیار ہے کہ اسلامی قاعدہ کے روسے جس کی طرف ابھی اشارہ ہوچکا ہے لڑکی کے حق میں جہاں مناسب اوربہتر دیکھے لڑکی کوبیاہ دے ارشاد ہے ﴿وَأَنكِحُوا الأَيـٰمىٰ مِنكُم وَالصّـٰلِحينَ مِن عِبادِكُم وَإِمائِكُم إِن يَكونوا فُقَراءَ يُغنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضلِهِ وَاللَّهُ وٰسِعٌ عَليمٌ﴾ (النور:23)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 195

محدث فتویٰ